سوال

(20) امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امام کے پیچھے سورۃ فاتحہ پڑھنا احادیث صحیحہ مرفوعہ غیر منسوخہ سے ثابت ہے یا نہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

امام کے پیچھے سورہ فاتحہ کا پڑھنا خواہ صلوۃ سریہ میں ہو جہریہ میں احادیث صحیحہ مرفوعہ سے ثابت ہے۔

عن عبادۃ بن الصامت ان رسول اللہ صلعم قال لا صلوۃ لمن لم یقرا بفاتحۃ الکتاب۔ رواہ البخاري و مسلم

ن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من صلی صلوۃ ولم یقرا فیہا بام القران نہی خداج غیر تمام ثلاثا فقیل لابی ہریرۃ' انا نکون وراء الامام' فقال اقرء بہا فی نفسک الحدیث۔ رواہ مسلم

، عبادہ بن الصامت قال۔ صلی اللہ علیہ وسلم الصبح فثقلت علیہ القراۃ فلما انصرف قال: انی اراکم تقرءون وراء امامکم' قال: قلنا یا رسول اللہ اي واللہ قال: لا تفعلوا الا بام القران' فانہ لا صلوۃ لمن لم یقرا بہا رواہ الترمذي وقال: حدیث عبادۃ حدیث حسن۔

اور روایت کی گئی ہے حدیث اس باب کی حضرت عائشہ وانس وابو قتادۃ وعبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے۔ اور اسی پر عمل ہے بہت سے صحابہ اور تابعین اور محدثین کا جیسا کہ جامع الترمذی میں مسطور ہے۔

باقی رہا حکم اس کا پس بعض قائل استحباب کے ہیں جیسا کہ امام ابو عیسی ترمذی اپنی جامع میں فرماتے ہیں

قد اختلف اہل العلم فی القراءۃ خلف الامام' فرای اکثر اہل العلم من اصحاب النبی صلی اللہ علیہ وسلم والتابعین ومن بعدہم القراۃ خلف الامام' وبہ یقول مالک وابن المبارک والشافعي واحمد واسحاق وروي عن عبد اللہ بن المبارک انہ قال: انا اقرا خلف الامام والناس یقرؤن الاقوم من الکوفیین' واری من لم یقرا صلوۃ جائزۃ' وشدد قوم من اہل العلم فی ترک قراۃ فاتحۃ الکتاب وان کان خلف الامام فقالوا لا تجزي صلاۃ الا بقراۃ فاتحۃ الکتاب وحدہ کان او خلف الامام وذہبوا الی ماروي عبادۃ بن الصامت عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم خلف الامام انتہی

اور دلائل دونوں فرقوں کے اپنی جگہ پر مذکور ہیں۔ وہ مقابلہ ان روایات صحیحہ کا نہیں کر سکتی ہیں۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

ص149

محدث فتویٰ